سوال

(125)ایڈوانس رقم کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگرگندم کی کٹائی میں دویاتین ماہ لیٹ ہولیکن اس کی کٹائی سے پہلے آدھی قیمت لے کرمالک کسی کوگندم دینے کاوعدہ کرتا ہے تواس کااسلامی شریعت میں کیا حکم ہے کیا یہ کام ان کا اس فرمان ((لا تبع مالیس عندک)) کے مخالف تو نہیں ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ معاملہ شرعا بیع سلم کی صورت کا ہےجسے اہل حجاز کی لغت میں بیع سلف کہتے ہیں اس کی صحت کے لیے کچھ شرائط ہیں جن کا یقینی طور پر لحاظ رکھنا ہے۔مثلاجو جنس فروخت ہورہی ہے اس کا مقرراور معلوم ہونا کب وہ چیزادا کرے گا یہ مدت مقرر کرنا قیمت اوروزن کا طے ہونااوراس جنس کی قیمت اورمقدارحساب کرکے اس کی قیمت اسی میں مجلس نقدادا کرناوغیرہ جواحادیث سے معلوم ہوتے ہیں۔

بلوغ المرام میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینے میں آئے توہم باغوں کے پھلوں کو بیع سلم کے طورپربیچتے تھے جس کی مدت سال یا دوسال یاتین سال مقررکرتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاکہ:

((فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی أجل معلوم))(متفق علیه)

''یعنی بیع سلم کروتوناپ تول اورمدت ادائیگی مقررہونی چاہیے۔''

ابوداودوغیرہ میں ہے کہ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ:

((إن كنا نسلف على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر في الحنطة والشعير والتمر والزبيب))ابوداود كتاب البيوع باب في السلف 'رقم الحديث: ٣٤٦٣.

''یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں اورعہد صدیقی اورعہد فاروقی رضی اللہ عنہما میں ہم گندم کو جوکواور منقی کھجور کی جنس میں بیع سلف کرتے تھےاوردوسری روایت میں ہے کہ جن کوہم قیمت دیتے تھے ان کے پاس ہم ان جنسوں کو نہیں دیکھا کرتے تھے۔''

ان دلائل سے معلوم ہواکہ ضرورت مندلوگ مالداروں سے اورمالدارتاجریاسوداگرکسان یازمینداروں سے عہد نبوی میں اورعہد خلفاء راشدین میں بیع سلم عام طورپرکی جاتی تھی۔

(ماخوذازاخبار تنظیم اہلحدیث14اکتوبر)

باقی الاعتصام میں مفتی صاحب کا یہ کہنا کہ نہ لینے والالاچاریاعاجزہوکہ نہ لے تواس بات کوگومولاناحصاروی صاحب نے ردکیاہے لیکن کسی حدتک مجھے یہ بات صحیح سمجھ میں آتی ہے ہمارے ملک میں ایسے بہت سے رواج ہیں مثلاکسی غریب کوپسوں کی ضرورت ہے اوراس کے پاس زمین بھی ہے پھرخریدنے والے اس کی مجبوری سے ناجائزفائدہ اٹھانے کی خاطراسے مجبورکرتے ہیں کہ اتنی جنس لیں گے ہم سے بات کرپھر تمہیں پیسے دیں گے پھروہ مجبورہوکران سے بات کرتاہے وہ بھی چلنے والے ریٹ سے کافی کم یہ مجھے ظلم سمجھ میں آتاہے۔

یہ صورت نہ ہواورغریب کی لاچاری مجبوری سے ناجائزفائدہ نہ اٹھاناہوتوپھریہ معاملہ صحیح ہے،البتہ قیمت پوری دینی چاہیئے باقی ((لاتبع مالیس عندک)) یہ جنس کے علاوہ دوسری چیزوں میں ہے اوریہ ابن سیرین کاقول ہے کہ اناج سٹوں میں ہوتونہ بیچوتویہ اس معاملہ (بیع سلم) سے دوسری صورت ہے یعنی بیع سلم میں ایسانہیں ہوتاہے کہ اس فلاں زمین سے گندم تمہیں بیچ دیتاہوں بلکہ محض پسوں کے عوض جنس بیچ کے دینی ہے جوایک مدت مقررپراداکی جائےگی پھریہ جنس وہ اپنی اس جنس کے اتارنے کے بعداس سے اداکرے یادوسری جگہ سے لے کردے وہ اس پرمدارہے لہذاوہ معاملہ ابن سیرین والے کہنے کے مخالف نہیں ہے۔یہ صحیح ہے کہ اناج سٹوں میں (اس کے طرف اشارہ کرکے) بیچانہ جائے گا۔

امیدہے کہ اس سے آپ کے سوال کاجواب کسی حدتک حل ہوچکاہوگا۔

ھذاماعندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 478

محدث فتویٰ